دولت اسلامیہ کے زوال کا اصلی سبب

(از مولوی عبد الجلیل صاحب رحمانی)

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ؕ پ۱۰ع۲ ترجمہ باہمی جنگ وپیکار خانہ جنگیوں اور منازعت میں مت پڑو ورنہ تمہاری اسپرٹ نکل جائیگی اور تم کمزور پڑجاؤگے ؎

وتشعبوا شعبا فکل جزیرۃ ✤ فیہا امیر المومنین ومنبر

یعنی مختلف گروہوں میں بٹکر ہر جگہ الگ الگ ایک امیر بناکر جدا جدا منبر ومحراب بنالئے۔

میں آیۃ کریمہ کے بعد مساور بن ہند بن زہیر کے اس شعر سے اپنے عنوان کی ابتدا کررہا ہوں جسمیں قرون ماضیہ کے اسلامی خلفاء کے تشتت وانتشار ان کی خودسری اور الگ الگ خلافت ونیابت اور طوائف الملوکی کا نقشہ شاعر نے پیش کیا ہے۔ کاش اے معشر المسلمین! اور اے فرزندان اسلام اور اے نوجوانان ملت اسلامیہ تم سرمستی وغفلت بیخودی ومیگساریت۔ مدہوشی ومخموریت سے اب بھی بیدار ہوجاتے اور آنکھ پھاڑ کر دیکھتے چرخ نیلوفری اور گردش ایام نے تمہاری غفلت وسرشاری سے کتنا فائدہ اٹھایا، تمہیں پیس کر ریزہ ریزہ کردیا۔ حکومت وسلطنت، امامت کبریٰ اور خلافت ارضی جیسا مرتبہ عظمیٰ تمہارے ہاتھوں سے چھین لیا یہ کیا مدہوشی ہے ایسے دردانگیز واقعات اور جگرسوز حوادث دہری تمہارے لئے تازیانۂ عبرت ثابت نہیں ہوتے، تم نے ایک لمحہ کیلئے بھی کبھی غور کیا سرزمین جنت نشان اندلس پر آٹھ سو سال تک حکومت وفرمانروائی کرنے کے بعد کس طرح نکالے گئے۔ چھ سات صدیوں تک نہایت شان وشوکت کروفر کے ساتھ عروس البلاد بغداد پر اسلامی پرچم لہرانے کے بعد کس طرح کفر وشرک اور زندقہ والحاد، ظلم واستبداد کے بادصرصر سے تمہاری حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔

آہ اے بدنصیب مسلمان تونے تاریخ کا وہ دردناک باب نہیں پڑھا جس میں تمہارے کروفر اور تزک واحتشام کا مرثیہ لکھا گیا ہے غور کرو غرناطہ جو کسی وقت رشک قرطبہ بنا ہوا تھا اور ایک زمانے تک مسلمانوں کا علمی مرکز بھی رہ چکا ہے جبوقت آخری فرمانروائے ابوعبداللہ سے یہ شہر خالی کرایا گیا تو وحشی درندوں خونخوار عیسائیوں نے مسلمانوں پر کیا ظلم ڈھایا تھا۔ اللہ اللہ سنہ ۱۵۶۶ء سے لیکر سنہ ۱۶۱۰ء تک کی ایک قلیل مدت میں تیس لاکھ مسلمانوں کو محض عیسائیت اور لاانجل عقیدہ تثلیث کے نہ قبول کرنے کے جرم میں وہاں سے جلاوطن کردیا گیا۔ بادشاہ ہنری ہفتم نے خود مستعد ہوکر اپنے دور استبداد میں بیک وقت پانچ لاکھ مسلمانوں کو اسی جرم میں جلاوطن کردیا قصور یہ تھا کہ توحید پر کیوں قائم ہیں ؎

مکش بہ تیغ ستم والہان ملت را ✤ نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

یہی وہ وحشی درندے ہیں جنھوں نے ارض قدس اور مسجد اقصیٰ کی پاک ومتبرک زمین پر ستر ہزار محمدیوں کو تہ تیغ کردیا تھا اے بے حس اور جامد مسلمانو! اسی موقعہ پر تمہارا خون بہاکر تمہاری عورتوں اور بچوں فقہاء اور محدثین، اکابر علماء وفضلاء مفسرین قرآن اور امت مسلمہ کے برگزیدہ بزرگوں کو قتل کرکے بھٹیوں میں جھونک کر فخریہ طور پر "گاڈفری" اور "ٹڈمینڈ" فاتحین یروشلم نے سلاطین یورپ کے

پاس یہ تہنیت نامہ روانہ کیا تھا۔ آپ اس کا اندازہ اور صحیح اندازہ اس سے لگائیں کہ رواق سلیمان اور کلیسائے اعظم میں ہمارے گھوڑے گھٹنوں تک مسلمانوں کے نجس خون میں چلتے رہے (کروسیڈاز میچاڈ جلد ۳)

تاریخ کی یہ عبرتناک داستان پڑھتے ہوئے مسجد عمرؓ کی بے حرمتی چھ گھنٹوں کے اندر سات ہزار مسلمانوں کا دردناک قتل مسجد حرم پاک میں متواتر آٹھ دن تک قتل عام کی گرم بازاری، دیواروں اور ٹیلوں سے معصوم بچوں کو ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش کرنا۔ حاملہ خواتین کے شکموں کا چاک کرنا اور اس قسم کے بیسیوں واقعات پر تم عبور تام حاصل کرلو پھر دیکھو ان سارقان متاع انسانیت اور غارتگران تہذیب ومتانت کی اپنی تہذیب وتمدن پر یہ رقاصی اور اس کی نغمہ سرائی کہاں تک بجا ہے۔ ہاں ہاں انھیں واقعات کے سلسلہ میں لاطینی اور مشرقی تاریخ بھی پڑھ لو پھر دیکھو کیا ستر ہزار مسلمان نہیں شہید کیے گئے تھے۔ اور پھر یہ بھی تاؤکس کے مظالم تھے کہ بیت المقدس کی جب شمالی دیوار توڑ کر اندر داخل ہوئے تو مسلمانوں کے مقدس خون کے سوتے باہر ابل پڑے تھے۔ یہ تو سب کچھ ہوا مگر اس کی تہ میں کونسی نحوست مضمر تھی۔ کس نے انھیں ہمارے قتل کی دعوت دی۔ آہ شرم وندامت سے گردن جھک جاتی ہے جب اپنی طوائف الملوکی اور جنگ وپیکار پر نظر ڈالتے ہیں اسی انشقاق وافتراق ہی نے تو ہمیں ہلاک وبرباد کیا ہے۔ اپنی بربادی کا یہ عبرتناک باب فراموش نہ کیجئے۔ عین اسوقت جبکہ دولت سلجوقیہ خطرے میں مبتلا ہے عیسائیوں کی یورشوں سے بیحد اضطراب پھیلا ہوا ہے اس نازک وقت میں دولت فاطمیہ عیسائی درندوں کے ساتھ مراسم قائم کرکے سلجوقیہ کی بربادی کا سامان فراہم کرتی اور بیت المقدس میں عیسائیوں کے داخلہ کو بنظر استحسان دیکھتی ہے اور پوری امداد واعانت کی امید بھی دلاتی ہے۔ یاللعجب!

یہ سب اسلئے ہے کہ ان دولتوں میں باہم اختلاف چلا آرہا تھا۔ مذکورہ سطور میں تم نے عیسائیوں کا سلوک اور بیت المقدس میں انکا فاتحانہ داخلہ دیکھ لیا۔ اب ذرا ایک طائرانہ نظر ۵۸۳ھ کی تاریخ پر بھی ڈالیے جبکہ "پرنس آرنلڈ حاکم کرک" اور شہنشاہ فرانس قیدی کی حیثیت سے اسلامی دربار میں حاضر کیے گئے تو شہنشاہ فرانس کی پانی کے اظہار خواہش پر کیا ہم نے انھیں معطر شربت نہیں پلایا تھا؟ اور پھر آخر میں دونوں بادشاہوں کو معہ چار ہزار قیدی فوجوں کے کیا بلا فدیہ رہا نہیں کردیا تھا؟ ذرا ٹھہرو! اور ہمارا بھی بیت المقدس کا فاتحانہ داخلہ دیکھ لو اور دیکھو بھی تو سرکیس سیجی کی کتاب تاریخ اورشلم میں جہاں چلکر لکھتا ہے "سلطان (صلاح الدینؒ) نے فتح کے بعد معمولی فدیہ پر عیسائیوں کو چھوڑ دیا۔ تین ہزار کو تو بلا فدیہ ہی چھوڑ دیا۔ ملکہ اورشلم کے ساتھ بھی نرمی اور سلوک کا برتاؤ کیا۔" شاید تمہیں یہ بھی معلوم ہو جو وقت بحکم سلطان صلاح الدین مفتوحین عیسائی ہجرت کرنے لگے تو سب کے آگے پطرس اعظم معہ دیگر اسافقہ بہت سی بیش بہا اشیا، نقرئی وطلائی زیورات، ہیرے وجواہرات لیکر نکلا تھا بعض ندمائے دربار اور وزراء کے توجہ دلانے پر سلطان (صلاح الدین) نے جواب دیا۔ لاأعذر بہ ولو غدر بنا۔ ہم نقض عہد نہیں کرسکتے اگرچہ ہمارے ساتھ کیا گیا" میرے قول کی مزید توثیق کیلئے تیسری جنگ صلیبی کے وقائع نگار "پول" کی رائے بھی سن لیجئے۔ بوڑھے اور اپاہج مرد، معصوم بچے، نوجوان عورتوں کو رچرڈ شاہ انگلستان کے حکم سے بھیڑ اور بکریوں کی طرح ذبح کیا گیا۔ جس طرح سلطان صلاح الدین کے رحم وفیاضی کی داستان فراموش نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح رچرڈ شاہ انگلستان کے مظالم بھی نہیں بھولے جاسکتے"۔ والفضل ما شھدت بہ الاعداء" خوبی وکمال تو یہ ہے کہ دشمن بھی مداح ہوں۔

میرا خطاب خصوصاً ان شبان مسلمین سے ہے جن نوجوانوں کی رگ رگ میں اسلام کا گرم خون کھولتا ہے مگر آہ۔ بدقسمتی اور

مسلمانوں کے تشتت وافتراق۔ طائفہ بندیوں اور تحزب کی وجہ سے خدمت ملک کا انھیں اچھا موقعہ ہی نہیں ملتا، کہیں ٹوڈیوں، رجعت پسندوں اور قدیم کاسہ لیسیوں کا مہذب گروہ ہے تو کہیں دقیانوسی خیالات اور خام نظریات والوں کا مقدس گروہ" کہیں شوسلسٹ اور دہریے ہیں تو کہیں پاکستانی الحاصل ؎

ونتحبوا شعبا فکل جزیرة ✱ فیہا امیر المومنین ومنبر

کا صحیح نقشہ اب سامنے آگیا ہے۔ شاہ صاحب۔ پیر صاحب۔ امیر صاحب۔ قائد صاحب۔ رہبر صاحب۔ لیڈر صاحب۔ یہ ہیں تمام اصحاب کرام، اور پھر شان الٰہی دیکھیے آپ جس جماعت سے تعلق رکھینگے کافر ضرور ہونگے اسلئے کہ اب تو بڑی بڑی یونیورسٹیوں اور کالجوں کے بھی ہیٹ کوٹ اور پتلون پوش بے ریش و موچھ بزرگ "مولاناؤں" نے بھی بحمد اللہ اچھا خاصا تکفیر سازی کا کارخانہ کھول دیا ہے۔ یہی رہ گئے تھے پاسبان اسلام مگر کیا کہا جائے ع۔ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

ابتک تو عبا پوش ہی کارخانۂ تکفیر کے چلانے کی وجہ سے خود کافر اور قابل گردن زدنی سمجھے جاتے تھے مگر خوش قسمتی سے آپ نے بھی تکفیر بازی کے لئے اچھی خاصی کمپنی قائم کر لیا۔ وقت کا یہ کتنا روح فرسا نقشہ ہے مگر پھر بھی خواب غفلت کے متوالوں کو کچھ نظر نہیں آتا اگر جلد از جلد اس مرض مہلک، اور موت وہلاکت کے سیلاب عظیم کا بندوبست نہ کیا گیا تو عنقریب زندگی کی اس آخری کشمکش میں ہمارا فنا ہو جانا یقینی ہے، قرون سالفہ کی باہمی آویزش اور اختلاف وتفرق کے وہ عواقب بد جن سے ہمارا جاہ وحشم تاراج ہو گیا جب ان نتائج و عواقب پر ہماری نظر پڑتی ہے تو دل کانپ اٹھتا ہے۔ ساتویں صدی کے اواخر اور آٹھویں صدی کے اوائل کا زمانہ دیکھو تاریخ اسلام کا کتنا پر آشوب نازک اور انقلابی زمانہ ہے اس محشر آفات دور کو دیکھا جائے تو پچاس لاکھ مسلمانوں کی خونریزی کی سب سے بڑی ذمہ داری خود مسلمان کی گردن اور انھیں کے اختلافات ہیں۔ مسلمانوں کے باہمی تشتت وافتراق، جنگ وجدل، معرکہ وجنگ آرائیاں، بے جا تعصب مذہبی اور انھیں کے نفاق وشقاق نے غارتگران تاتار ہلاکو خاں اور اس کے دیگر وحشی درندوں کو اپنے گھروں میں بلایا۔ خلیفۃ المسلمین کو کچے چمڑے میں بند کرایا۔ حرم سرا کی محترم خواتین کو انتہائی بے دردی سفاکی اور بے رحمی کے ساتھ قیدی بنا کر پیدل چلایا۔ اے بے غیرت مسلمان! خاندان نبوت سے تعلق رکھنے والی خواتین ہی کے حسرتناک اور الم انگیز واقعات کا نقشہ کھینچتے ہوئے شیراز کا علامہ خون کے آنسو روتا ہوا ہمارے رلانے کیلئے یہ کہہ گیا ہے ؎

یساقون سوق المغر فی کبد الفلا ✱ عزائز قوم لا یعودون بالزجر

جلبن سبایا سافرات وجوھہا ✱ کواعب لا تبرزن من حلل الخدر

یعنی حرم سرا کی وہ شہزادیاں جو معمولی سرزنش بھی برداشت نہیں کر سکتی تھیں انھیں قیدی بنا کر بھیڑ بکریوں کے گلہ کی طرح میدانوں میں پیدل دوڑایا گیا۔ وہ پردہ نشین نوجوان خواتین جنھوں نے پردے سے سر بھی نہیں نکالا تھا انھیں کھلے بندے بے پردہ گھسیٹا گیا۔ کتنی عبرت انگیز ہے یہ داستان جب دیکھا جائے کہ اسی خاندان عباسیہ کے ایک پر شوکت خلیفہ نے بقول "ایڈورڈ گبن" قیصر روم کو "اے کتے کے بچے" کے لقب سے خط لکھا تھا مگر آج اسی کے خاندان کی حرم سراؤں کا یہ حشر اور ان کے بچوں کا خون پانی سے بھی زیادہ ارزاں ؎

خون فرزندان عم مصطفیٰ اسشد ریختہ ✱ ہر براں خاکے کہ سلطانان نہادندے جبیں

نازنینان حرم را خون حلق نازنیں ٭ زاستان بگذشت و مارا خون دل از آستیں
زینہار از دور گیتی وانقلاب روزگار ٭ درخیالے کس نگشتے کانچناں گردد چنیں

یہ جو کچھ ہوا محض شیعہ سنی، حنفی، شافعی کی باہم جنگ وپیکار اور الگ الگ مساجد، الگ الگ اوقاف و مدارس ائمہ
تقسیم الگ الگ قضاۃ، دفاتر فقہ کی الگ الگ تعزیرات و قوانین اور ایک دوسرے کی ردوکد، مذہبی عصبیت اور فرقہ
ی نے قبائل منگولیہ خونخوار تاتاریوں کو خلافت اسلامیہ کی ابتدائی اور انتہائی غارتگری اور تاخت و تاراج کیلئے دعوت دی
کے اس قبیلہ میں بہت سے خونخوار پیدا ہوئے جن سے دنیا کی عظیم الشان سلطنتیں لرزہ براندام تھیں پانچویں صدی میں "اٹیلا"
قبائل کا وہ رہبر اعظم گذرا ہے جس سے رومن امپائر کانپ رہی تھی اور رومن ہی نہیں بلکہ رومی تہذیب و تمدن کا بھی چراغ
لیلئے انھیں کے ہاتھوں سے گل ہوگیا اور چھٹی صدی میں انہیں وہ مشہور قائد چنگیز خاں پیدا ہوتا ہے جس نے ایسا عسکری سیلاب
کہ بن ٹوٹتے ہی بڑے سے بڑے متمدن اسلامی ممالک بھی نہ ٹھہر سکے اگرچہ اپنے عہد میں چنگیز خوارزم کے بالائی علاقہ تک
بتیا پر قبضہ کرکے رک گیا مگر جب اسکے پوتے ہلاکو خاں کا زمانہ آیا تو اسے بھی کچھ زمانہ تک دولت عباسیہ کی شوکت و سطوت اور
ل سالہ عظمت سلطنت سے آگے قدم بڑھانے نہ دیا یہی زمانہ تھا جبکہ خراسان کے حنفیوں اور شافعیوں میں معرکہ آرائی کا
م تھا طوس کے احناف نے شوافع کی عداوت وضد میں شہر کا دروازہ کھولدیا اور ہلاکو خاں کو حملہ کی دعوت دی گئی پھر کیا تھا
ں نے اپنے ان صحرائی باد رفتار گھوڑوں پر جو سو میل کی مسافت طے کرکے پھر دم لیتے تھے۔ ایسے گھوڑوں پر سوار ہوکر . .
یے اور جب ان کی شمشیریں نیام سے باہر ہوئیں تو کہاں شافعی اور کہاں کا حنفی سب کو ذبح کردیا۔ یہ ایسا واقعہ ہے جسے
کا وقائع نگار کبھی نہیں بھول سکتا۔ یہ تو تھی ابتدا۔ اسکے بعد اگرچہ فتح خراسان سے دار الخلافت بغداد کے فتح کا دروازہ کھل گیا تھا
ی دار الخلافت بغداد جو عباسیوں کا ششصد سالہ پایۂ تخت تھا اسپر حملہ آور ہونیکی جرأت ہلاکو خاں کو نہ ہوئی مگر آخری ہلاکت و
ہونا تھا ادھر بغداد میں شیعوں اور سنیوں کا میدان کارزار گرم تھا جھٹ ابن العلقمی خلیفہ معتصم باللہ العباسی کے وزیر نے
یر الدین طوسی شیعی کے ذریعہ ہلاکو خاں کو بغداد پر بھی حملہ کی دعوت دیکر آخری بدبختی کی تکمیل کرادی جس پر شیراز کا بلبل گریہ کناں
ع نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر۔

شیعوں پر تو کوئی تعجب نہیں مگر طوس کے نکتہ سنجوں اور موشگافان دقائق حنفیوں پر تعجب ہوتا ہے جنکی نظریں گرمی اور سردی
میں استنجا کے ڈھیلے کے اقبال و ادبار اور عورت و مرد کے طریق استنجا کے نکات، اور نکاح و طلاق اور سینکڑوں فقہی حقائق کو
مگر نہ سمجھیں تو یہ راز کم از کم جس طرح بہت سی احادیث نبویہ کو محض اس احتمال کی بنا پر کہ ہوسکتا ہے یہ حدیث منسوخ ہو۔ چونکہ
روں مذہب کے خلاف ہے؟ اسلئے قابل عمل نہیں ایسے ہی مرجوح ہی احتمال ذہن میں کیوں نہیں آگیا کہ ایسا نہ ہو شافعیوں
تہ ہم بھی نہ منسوخ ہوجائیں اور تاتاری دونوں کیلئے ناسخ ہوں۔ اصل راز یہ ہے کہ تقلید کی ظلمت اور مذہبی عصبیت انسان کو
نہ غور و فکر علم و بصیرت کی تحصیل سے باز رکھتی ہے، مسلمانو! تم اپنی وحدت کو دیکھو تم واحد خدا۔ واحد کتاب، واحد رسول
جدا رہو، تمہیں اقوال رجال کا مکلف نہیں بنایا گیا ہے تاکہ تمہارے اندر تشتت و افتراق ٹولیاں اور جماعتیں نہ پیدا ہوں کیونکہ
ی رائیں الگ الگ ان کے خیالات باہم مختلف۔ تحقیقات جدا جدا پھر بھی اگر اقوال رجال کی تابعداری تم پر فرض ہو تو تفریق و

اختلاف کی خلیج اور زیادہ وسیع ہوتی جائیگی حالانکہ مسلمان کی شان یہ ہے۔ المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا (حدیث) ایک مومن کو دوسرے مومن کے ساتھ اس طرح ملکر رہنا چاہیئے کہ دونوں بنیان مرصوص بنجائیں، للہ پردۂ غفلت سے سر نکالو اور فرقہ بندیوں کو اٹھادو۔ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کشتی پر سوار ہو جاؤ، یہی وہ کشتی ہے جو تمہیں منزل مقصود تک پہنچا دیگی یہی وہ بیڑا ہے جس نے گم گشتگان عرب، گم کردۂ منزل، صحرائی بدوؤں، کاروان حجاز، لات وعزیٰ کے پجاریوں۔ ہبل ونائلہ کے پرستاروں، یزدان واہرمن کے دلدادوں، نور وظلمت کے گرویدوں کو اوہام پرستی، تخیلات پرستی۔ اشجار پرستی اور اصنام پرستی وآتش پرستی سے نجات دلائی ہے ان کے تحزب وطوائف بندی کو حرف غلط کی طرح مٹاکر بکر وتغلب، شیبان وازد، لخم وجذام، قضاعہ وکندہ، بوحنیفہ وطے، اسد و ہوازن، غطفان وثعلبہ، اوس وخزرج کو ایک ہی سلک میں منسلک کردیا۔ حرب فجار، حرب بسوس، حرب داحس وغبرا کی خطرناک جنگوں سے جو دائمی بغض وعناد دلوں میں پیدا ہوگیا تھا۔ عرب کے صحرا نوردبدو، خانہ بدوش عربی جنکے دلوں میں ان جنگوں کا جوش انتقام ہروقت موجزن رہتا تھا۔ ان سب کے غیظ وغضب کینہ وحقد کو مودۃ ومواخاۃ سے بدلکر عہد رسالت کے عظیم الشان اجتماع میں اعلان کردیا گیا۔ "جاہلیت کا خون معاف کیا جاتا ہے" انما المومنون اخوۃ۔ آپس میں مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کا درس دیتا تھا کہ صہیب رومی، عدیس نینوائی، بلال حبشی۔ عمر قرشی۔ ابوذر غفاری۔ ابوہریرہ دوسی، حذیفہ یمانی، آتش پرست سلمان بت پرست خالد، تثلیث پرست عباس بن مرداس۔ یہودیت نواز عبداللہ بن سلام، کلیساؤں اور گرجوں، خانقاہوں اور معبدوں سے نکل نکل کر سب کے سب کشتیٔ اسلام پر سوار ہوگئے۔ اور یہ قافلہ اسلام بڑھا بھی تو کسطرف، انکے جولانگاہ بنے تو کون سے ممالک سنو اور غور سے سنو، یہ تھوڑی سی جمعیت مگر متحدہ قوت دم کے دم میں عراق، خراساں، ترکستان، ایران، سیستان، ہندوستان اور کابل کو مسخر کرلیتی ہے۔ اور دوسری جست میں افریقہ۔ الجزائر، ٹیونس، مصر، اسپین اور مراکش پر بدلی کی طرح چھاگئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ بحری بیڑوں، دریائی آبدوزوں، کشتیوں اور جہازوں کے ذریعہ حبشہ۔ زنجبار، جزائر ہند، جاوا، سماٹرا، جزائر افریقہ چین، کریٹ، سائپرس اور سسلی پر مسلمان جادھمکے۔ یہانتک کہ امریکہ کے مشہور عالم "ڈریپر" کو کہہ دینا پڑا۔ "کوئی مذہب اتنی جلدی اور اسقدر وسعت کے ساتھ نہیں پھیلا جیساکہ مذہب اسلام تھوڑے ہی عرصہ میں کوہ الثائی سے بحر الکاہل تک اور ایشیا کے مرکز سے افریقہ کے جنوبی کنارے تک جاپہنچا" چھوڑ دغیروں کے قولوں اور بیانات کو خود دیکھو کیا سعد بن ابی وقاص الزہری القرشی نے عراق ایران کا تاج حکومت مسلمانوں کے قدموں پر نہیں ڈالدیا تھا؟ اور کیا سیف اللہ خالد بن ولید اور ابو عبیدہ بن العامر بن الجراح نے مردود رومیوں کو اورشلم اور سرزمین شام سے نکالکر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی موعودہ سرزمین کی قدیمی امانت مسلمانوں کے سپرد نہیں کردی تھی؟ اور پھر کیا فراعنہ مصر کی سرزمین باغستان مصر اور وادی نیل کو رومن شہنشاہی سے زبردستی عمرو بن العاص نے نہیں چھین لیا تھا؟ عبداللہ بن زبیر۔ اور ابن ابی سرح ہی تو تھے جنھوں نے افریقہ کا میدان دشمنوں سے لے لیا تھا اسی طرح پڑھ جاؤ زرار بن الازور، عکرمہ بن ابی جہل، مثنی بن الحارثہ، یزید بن ابی سفیان، موسیٰ نصیر اور طارق جیسے بہادران اسلام کے جنگی کارناموں کو اور پھر دیکھو، بیزنطینی ہزار سالہ شہنشاہیت کا خاتمہ کن کے ہاتھوں ہوا؎

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے وہ کیا گردوں تھا تو جسکا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سر دارا

تمدن آفریں اخلاق آئین جہانداری　ہے　وہ صحرائے عرب یعنی شتربانوں کا گہوارہ

آخر متقدمین مسلمانوں میں کونسی اسپرٹ اور کونسی جنرل تعلیم ان کے پاس تھی جس کی بدولت دنیا کا چپہ چپہ خدا کی وسیع زمین کا ایک ایک گوشہ ہفت اقلیم کا ایک ایک خطہ ان کا جولانگاہ بنا ہوا تھا؟ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں انمیں وحدت تھی تفریق نہیں اجتماع تھا تشتت نہیں، مرکزیت تھی لامرکزیت نہیں، قرآن وحدیث کی واحد تعلیم تھی، اقوال رجال کی پیروی نہیں۔ مگر آہ بدقسمتی سے وحدت گاہ مکہ میں بھی تثلیث کے بالمقابل تربیع کی بنیاد رکھکر چار الگ الگ مصلے قائم کردیئے گئے تھے۔ اب بحمد اللہ سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کی کوشش سے یہ فتنہ فرو ہوگیا۔ جہان کے اتفاق واتحاد کی ضیا بارکرنیں سارے عالم کیلئے تنویر بخش ثابت ہوئی تھیں جس سرزمین مقدس پر بیٹھکر سالار قافلہ امت اسلامیہ محمد عربی علیہ الوف التحیہ والسلام نے اتفاق وتنظیم کے ہزاروں قوانین وضع کئے تھے اسی ارض پاک پر یہ سب کچھ ہوا جس کو ہرگز نہ ہونا تھا۔ آپ تو یہ تعلیم دے گئے تھے ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی تم یعنی میں نے تمہاری ہدایت ورہبری کیلئے قرآن وحدیث جیسے دو راہبر چھوڑے ہیں جبتک انکی اقتدا کروگے گمراہ نہ ہوگے مگر افسوس ہم نے اس قول زریں کو پس پشت ڈالدیا۔ مسلمانو اس تفریق واختلاف کو ترک کردو تم حنفی شافعی، مالکی حنبلی، معتزلی۔ جبری۔ قدری۔ مرجی خارجی۔ رافضی۔ زیدی، اثنا عشری اور اسی طرح ہزاروں قسم کے ایری غیری نتھو خیری بنا کر نہیں پیدا کئے گئے ہو تمہاری تخلیق صرف فطرۃ اور دین قیم پر ہوئی ہے صرف مسلمان کہ کر اللہ نے تم کو پکارا ہے هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ میں یہی بیان کیا گیا ہے۔ پھر غیروں کی طرف انتساب کے کیا معنی ان بیچارے ائمہ دین اور اسلاف نے تو خود اپنا دم خم اور اپنی اپنی ہستی قرآن وحدیث ہی کی روح سے برقرار رکھا ہے ورنہ انس بن مالک، ثابت بن زوطا الکوفی، ادریس بن عباس، محمد بن حنبل الشیبانی، اسمٰعیل بن ابراہیم۔ حجاج بن مسلم القشیری، اشعث السجستانی عیسی الترمذی، شعیب النسائی، یزید بن ماجۃ القزوینی کے بیٹوں کو کون جانتا اگر ان کے اسماء زندہ ہیں تو قرآن وحدیث ہی کے چشمہ صافی سے سیراب ہونے کی وجہ سے۔ پس ہم بھی وہیں سے لیں جس مبداؤ مخرج سے انھوں نے لیا"

اگر اماموں، مرشدوں پیروں، اور مشائخوں کے اقوال کو حجت سمجھکر ہم نے ان پر عمل شروع کردیا تو سمجھ لو اختلاف وتشتت تفریق وانتشار کے عمیق گڑھے میں کود پڑے کیونکہ ان کے مذاہب الگ الگ رائیں مختلف، قیاس آرائیاں جدا جدا، اجتہادات باہم متضاد لہذا سب کو چھوڑکر اسلام کے واحد پلیٹ فارم پر آجاؤ اور صرف قرآن وحدیث ہی کو اپنا شاہراہ عمل بناؤ تمہاری بربادی وتباہی نکبت وادبار، افلاس وگداگری، ذلت ورسوائی، غلامی ومحکومی کا سب سے بڑا سبب یہی تمہارا باہمی اختلاف ہے۔ آج کتنے مدعیان سیاست، سیاست کی چادر اوڑھے ہوئے ہیں مگر اندر سے تحزب بندی کی روح پکار پکار کر نقاب کشائی کر رہی ہے۔ ان بزرگوں کو آپ دیکھیں ان کی زندگی کا بہت بڑا دینی اور مذہبی جہاد یہ ہوتا ہے کہ جب دیہات میں پہنچے تو فورًا اعلان کردینگے "لوگو! دیہات میں جمعہ نہیں جائز ہے دیکھو دیہات میں جمعہ ہرگز نہ پڑھنا۔ ان اللہ کے بندوں کو کون سمجھائے کہ جب یونہی اقوال رجال کے پیچھے لٹھ لیکر دوڑنا ہے تو پھر چھوڑو ان بیچارے دیہاتی جمعہ گذاروں کو کیونکہ یہ بھی تو بہت سے ائمہ کے مسلک کے موافق عمل پیرا ہیں ؎

سہ چیز است آنکہ پایانے ندارد　ہے　شب من، درد من، افسانۂ من